سوال

(32) تکرارِ جماعت ایک ہی مسجد

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جواز تکرار جماعت مسجد واحد میں حدیث صحیح ثابت ہے یا نہیں؟ اور فقہائے حنفیہ کی اس میں کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشک وشبہ فضیلت وثواب جماعت اولی کا زیادہ ہے بہ نسبت جماعت اخری کے ۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتی ہے کہ تکرار جماعت بعد جماعت اولی ناجائز ہوجاوے ۔ اور کراہت بھی اس کی کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں، بلکہ جواز تکرار جماعت فی مسجد واحد حدیث صحیح سے ثابت ہے، اور صحابہ وتابعین اورائمہ مجتہدین کا بھی اس پر عمل بھی رہا ہے ۔ دیکھو روایت کی ابوداود نے سنن میں :

ب فی الجمع فی المسجد مرتین حدثنا موسی ابن اسمعیل ثنا رہیب عن سلیمان الاسود عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدري ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی وحدہ فقال : الارجل یتصدق علی ہذہ فیصلی معہ

یعنی ابو سعیف خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا ۔

یعنی جو اس کے ساتھ نماز پڑھے گویا چھبیس نمازوں کا ثواب اس کو صدقہ میں دے دیا اس واسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے سے میں ستائیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے

اور روایت کیا ترمذی نے :

ب ماجاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فیہ مرة عن ابی سعید قال : جاء رجل وقد صلی اللہ علیہ وسلم فقال : یکم بتجر علی ہذا فقام رجل وصلی معہ وفی الباب عن ابی امامة وابی موسی فالحکم بن عمیر قال ابو عیسی وحدیث ابی سعید حدیث حسن۔

یعنی روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہوجاوے تو جماعت کا ثواب دونوں پاویں ' سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ ۔

اور مسند امام احمد بن حنبل میں ہے :

ن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راي رجلا یصلی وحدہ فقال الارجل یتصدق علی ہذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ فقال : ہذان جماعة کذا فی فتح الباري شرح صحیح البخاري

اورایک روایت میں مسند کے اس لفظ کے ساتھ وارد ہے ۔

صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ الظہر فدخل رجل وذکرہ کذافی المنتقی۔

اور کہا حافظ جمال الدین زیلعی نے تخریج احادیث ہدایہ میں :

ورواہ ابن خریمہ وابن حبان والحاکم فی صحاحھم قال الحاکم : حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ انتہی

اور روایت کیا دار قطنی نے سنن مجتبی ہیں

ن محمد بن الحسن الاسدي عن حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس ان رجلا جاء وقد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام یصلی وحدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یتجر علی ہذہ۔فیصلی معہ

کہا زیلعی نے اس حدیث دار قطنی کے بارے میں : وسندہ جید انتہی

اور بھی روایت کیا ہے دار قطنی نے عن عصمۃ بن مالک الخطمی قال کان الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی الظہر وقعد فی المسجد اذ دخل رجل یصلی فقال علیہ السلام الا رجل یقوم فیتصدق علی ہذا فیصلی معہ

اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر چنداں مضر نہیں ۔ کیونکہ طرق متعددہ سے یہ حدیث ثابت ہے ۔ اور روایت کیا براز نے مسند میں :

ثنا محمد ثنا ابو جابر محمد ابن عبدالملک ثنا الحسن بن ابی جعفر عن ثابت عن ابی عثمان عن سلمان ان رجلا دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قد صلی فقال : الا رجل یتصدق علی ہذہ فیصلی معہ کذافی نصب الرایۃ للحافظ الزیلعی۔

اور یہ شخص جو شریک ہوئے اس شخص کے ساتھ نماز میں وہ حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ تھے ۔ کہا حافظ زیلعی نے :

وفی روایۃ للبیھقی ان الذي قام فصلی معہ ابو بکر رضی اللہ عنہ انتہی۔

اور کہا علامہ جلال الدین سیوطی نے قوت المغتاری میں :

قال ابن سید الناس : ہذا الرجل الذي قام معہ ہو ابو بکر الصدیقؓ رواہ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلا انتہی

پس ثابت ہوا کہ مسجد واحد میں تکرار جماعت جائز ودرست ہے کیونکہ اگر تکرار جماعت مسجد واحد میں جائز نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یہ کیوں ارشاد فرماتے 'الا رجل یتصدق علی ہذہ فیصلی معہ

اگر کوئی یہ شبہ پش کرے کہ یہاں پر اقتداء متنفل کی مفترض کے ساتھ پائی گئی اور اس میں کلام نہیں ۔ گفتگو اس میں ہے کہ اقتداء مفترض س کی مفترض کے ساتھ مسجد واحد میں بہ تکرار جماعت جائز ہے یا نہیں ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ قول رسول اللہ ﷺ "الا رجل یتصدق علی ہذا ومن یتجر علی ہذا فیصلی معہ " والا رجل یقوم فیتصدق علی ہذا فیصلی معہ "

عموم پر دلالت کرتا ہے 'خواہ مقتدی متصدق ہو یا مفترض ، اور اگرچہ اس واقعہ خاص میں متصدق اس کا متنفل ہوا' مگر یہ خصوص مورد قادح عموم لفظ کا نہ ہوگا ۔ اور اول دلیل اس پر یہ ہے کہ حضرت انس بن مالک جو منجملہ رواۃ اس حدیث کے ہیں انھوں نے بھی یہی عمعم سمجھا ، چنانچہ انھوں نے بعد وفات رسول اللہ ﷺ کے جماعت ثانیہ ساتھ اذان

واقامت کے قائم کی اس مسجد میں جہاں جماعت اولے ہوچکی تھی ۔ صحیح بخاری کے اباب فضل صلاۃ جماعۃ میں ہے

وجاء س انس الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ انتہی

کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں :

وجاء انس الخ' وصلہ ابو یعلی فی مسندہ من طریق الجعد ابی عثمان قال : مربنا انس بن مالک فی مسجد بنی ثعلبہ فذکر نحوہ' قال : وذلک فی صلوۃ الصبح وفیہ : فامر رجلا فاذن واقام ثم صلی باصحابہ واخرجہ ابن ابی شیبۃ من طریق عن الجعد وعند البیہقی من طریق ابی عبدالصمد الاعمی عن الجعمہ نحوہ وقال مسجد بنی رفاعۃ وقال فجاء انس فی نحو عشرین من فتیانہ انتہی

حاصل کلام یہ ہواکہ یہ سات صحابہ حضرت ابو سعید خدری وانس بن مالک وعصمۃ بن مالک وسلمان وابوامامہ وابوموسی اشعری والحکم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بموجب ارشاد رسول اللہ ﷺ ساتھ اس کے نماز پڑھنے لگے اس مسجد میں جہاں جماعت اولی ہوچکی تھی ۔ اور اطلاق اس پر جماعت کا ہوگا کیونکہ الاثنان فما فوقھا جامعۃ س ۔ اور حضرت انس نے بعد وفات رسول اللہ ﷺ کے اس پر عمل کیا جیسا کہ روایت سے مسند ابویعلی موصلی وابن شیبہ وبیہقی کے معلوم ہوا۔ اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مذہب صحیح وقوی ہے کہ تکرار جماعت بلا کراہت جائز ہے ۔

اور فقہائے حنفیہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ تکرار جماعت ساتھ اذان ثانی کے اس مسجد میں کہ امام ومؤذن وہاں مقرر ہوں مکروہ ہے ۔ اور تکرار اس کا بغیر اذان کے مکروہ نہیں ۔ بلکہ امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر جماعت ثانیہ بہیت اولی پر نہ ہو تو کچھ کراہت نہیں 'اور محراب سے عدول کرنے میں ہیبت بدل جاتی ہے بحر الرائق شرح کنز الدقایق میں ہے ۔

ومنہا حکم تکرارہا فی مسجد واحد ففی الجمع لایکرہا فی مسجد محلۃ باذان ثان وفی المجتبی : ویکرہ تکرارہا فی مسجد باذان واقامۃ انتہی مختصرا

اور شرح منیتہ المصلی میں ہے :

واذالم یکن للمسجد امام ومؤذن راتب فلا یکرہ تکرار الجماعۃ فیہ باذان واقامۃ عندنا بل ہو الافضل امالو کان لہ امام ومؤذن فیکرہ تکرار الجماعۃ' وعن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اذالم تکن علی ہیئۃ الاولی لایکرہ ولایکرہ وہو الصحیح

اور طوالع الانوار حاشیہ در المختار میں ہے :

کراہۃ الجماعۃ فی غیر مسجد الطریق مقیدۃ بما اذا کانت الجماعۃ الثانیۃ باذان واقامۃ لا باقامۃ فقط وعن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اذالم تکن علی ہیئۃ الاولی لا تکرہ الا تکرہ وہو الصحیح' وبالعدول عن المحراب یختلف الہیئۃ انتہی

اور رد المختار حاشیہ در لمختار میں ہے :

یکرہ تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان واقامۃ الا اذا صلی بہما اولا غیر اہلہ او اہلہ لکن بمخافتۃ الاذن ولو کرہ اہلہ بندونہا او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس امام ولا مومن انتہی

اور بھی رد المختار میں ہے

قد علمت بان الصحیح انہ لایکرہ تکرار الجماعۃ اذالم تکن علی الہیئۃ الاولی انتہی مختصراً

پس ان روایات سے صاف معلوم ہواکہ جب جماعت ثانیہ میں عدول محراب سے ہوجائے ، یا تکرار اس کا بغیر اذان کے ہو تو بلا کراہت جائز ہے ، اگرچہ اقامت اس میں کہی

جاوے ۔ اور حضرت انس کے فعل سے ثابت ہوا کہ انھوں نے تکرار جماعت ساتھ اذان واقامۃ دونوں کے کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو طیب محمد شمس الحق العظیم آبادی عفی عنہ للہ در من اجاب حررہ ابو عبدالمجد عبدالصمد بہاري غفرلہ ولوالدیہ ما احسن ہذا الجواب المقرون بالصدق والصواب حررہ الراجی عفورب القوي ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی اصاب من اجاب حررہ محمد حمایت اللہ جلیسري صح الجواب الفقیر علی عفاعنہ

للہ در المجیب حیث اتی بدلائل شافعیہ وبراہین قاطعۃ التی دال عنہا شبہہ المعاذین ودفع بہا شکوک المجادلین فلیعمل العاملون حررہ عاجز البشر ابو ظفر محمد عمر الاڑیسوی عفی عہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص173

محدث فتویٰ